ایڈیٹر محمد یوسف وکیل

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتورتہ انجیل بانجیل | گویان صفت سیر تبر ودمحمدؐ

نمبر ۱۹ | مورخہ ۲۷ شہر ذیحجہ ۱۲۸۹ ہجری روز شنبہ | جلد

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کہتے تقریر موحد کی ہین پھول

لکھنؤ سے اک تسکوہ جور کا
یعنی پرچہ پاوری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین

نام رکھتا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نور کا

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان زند

تب کہا قاسم نے ای پروردگار
ہووی منشور محمد آشکار

کی قبول آخر خدا نے یہ دعا
جاری منشور محمدؐ ہو گیا

حرف مطلب کا بس اب اظہار ہی
دعوت اسلام یہ اخبار ہی

اب کرو تم بحث مذہب ای آخے
دینگی ہم تمکو جواب واعی

خود روی مین گو خر عیسیٰ ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد
شرک کو تثلیث کو کرتا ہی رد

قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سی ہے اللہ الصمد

بی پدر فرزند پیدا کی کند
این بجز ذات خدا کی کند

آدم و حوا کی کب ناف تھے
قدرت خالق سے ہوئے پیدا سبے

وہ نہ کہلائی کبھی ابن خدا
ابن مریم کیونکہ بنا بن گیا

باپ کہکر کسطرح پر تم اوسے
خود بخود پوتے خدا کی بن گئے

اک خدا کو تین مین کرنا حلول
ہی سراسر شرک و نافہمی کی بہول

دعوت تثلیث ہی خوان ریا
جسپہ ہین دو اک چٹوری مبتلا

حاصل دنیا کو تم سمجھے ہو دین
دین حقسے تمکو بہرہ ہی نہین

مرغ دنان و سیم و زندگی میز پر
سر بطبع مئے ہو رہی ہی تیز تر

باپ بیٹا خالق و مخلوق کو
ہو کے تم مخمور نخوت مت کہو

عیش دنیا ہی فقط خواب خیال
ساتہ جائیگا نہ یہ مال و منال

چاہتے ہو گر نجات اخروی
دین احمد کی کرو تم پیروی

چھوڑ دو ہٹ دہرمی میری بھائیو
بحث ناحق متکبر و کلہ پٹر ہو

اسکے جواب مین یہہ التزام کیا کہ اول سے آخر تک جو
چھ سو صفحہ ہی سبکا کافی اور شافی جواب ایسا لکھا جاوے
کہ میری کتاب مین طوالت بھی نہو اور اسکے سب اعتراضون
کے جواب یہی ہو جاوین منشور محمدی اور آپنے
مسیح عیسیٰ سے مدد مانگکر کہنے کی جگہہ خدا سے مدد
مانگ کر کہے سو کیا ارتداد سے پھر اسلام کی طرف توجہ کیے
شاید اپنے کو لفظ مین حضرت موصوف کا ہی تاب ہی کیونکہ
سارے انبیا کا خدا علیحدہ ہے اور عیسویون کا
خدا جدا یعنے حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا وعلیہم السلام
یعنے سب کیواسطے خدا جدا ہے مگر عیسویون کیواسطے
مالک خدا ہین ملوک خدا ہے مردی تو یہ تہی کہ چھ سو
صفحون کا جواب دیتے فقط اعتراضون کی جواب پر
اکتفا کرتے کیا چار سو پچاس صفحے طوالت ہین انحصار ہے
مگر یہ کہین کہ چھ سو صفحے کے نسبت کرتے کم ہے شاید
ایک کتاب ایک کتاب سے حجم مین کم ہو تو اختصار کہتے
ہین ایسا تو کہین سنتے مین نہین آیا کتاب مذکور کا
کوئی جواب بھی نہ کافی ہے نہ شافی بلکہ واہی ہے اور خامی
ہدایت المسلمین اگرچہ مینے اسکی عبارت کو بعینہ
نقل کرتا اور پھر اپنا جواب بھی لکھتا مگر طوالت سمجھا تو
بھی بعض جا اسکی عبارت بعینہ نقل کر لایا ہ منشور
محمدی اگر طوالت بری تہی تو بعض جگہہ بھی اسکی
عبارت نقل نکرنے بہتر تہا تا اس برائی سے بچتے
کاش کہ پوری دی ہوی عبارت کو نقل کرتے تا ہم

برکات اسکے اٹھاتے ہدایت المسلمین کی بجز
جگہہ جہان سننے بی فائدہ جاتا تہا اس کے
مطلب کو واضح کرکے خلاصہ کر لایا تا کہ اچھی طرح سمجھہ مین آوے
اور مضمون مین خیانت نہو منشور محمدی مولوی صاحب
کا جناب ارفع اور دور ہی اس بات سے کہ اپنی عبارت کے
طول دین اور اسمین فائدہ نہو یہ جاہلون کا کام ہے
لیکن تمہارے ذہن کو اسکے فائدہ تک رسائی نہو ظ
سے اسکو بے فائدہ سمجھے وضوح خلاصے کا غیر ہے واضح کرنا
خلاصہ کرنا کیا معنی کیا تم اول مطلب کو تفصیل کرکے پھر خلاصہ
بھی لائے ہو تفصیل خوب طرح سے سمجھہ مین آتی ہی زیادہ
کیا کوئی شخص مضمون کو واضح کرکے پھر خلاصہ مطلب ہی کرکے
لکھا تو مضمون مین خیانت ہوتی ہے اور کوئی مضمون چوڑا
جاتا ہے ہدایت المسلمین اور یہہ بھی کیا کہ جب اسکا
مصنف کوئی اعتراض قایم کرکے اپنے مفید کی طرف
نکالتا ہے یا ٹھٹھہ بازی کرتا ہے وہان پر صرف وہ
اعتراض ہی دفع کر دیا ہی مگر اسکی ٹھٹھہ بازی یا تیاہ
مغروضہ کا کچھہ جواب نہین دیا کیونکہ اس اعتراض کے
دفع ہونے سے جسپر ان نتایج یا ظرافت کا مدار تہا وہ
وہ سب ان کی خیالات برباد ہو گئے منشور محمدی
نہ اعتراض مندفع ہوا نہ نتایج کا جواب ہوا نہ ظرافت
مندفع ہوی فقط خیال مین یہ سب شیا ہوے اگر
خوب غور کرین تو جو کچھہ اجی زعیسوی مین لکھا گیا ہے
اوسکو کوئی ہٹا نہین سکتا فقط ۔ باقی آیندہ

بقیہ کلمتہ الحق

بنی وہ جو کچھ جسے مطلوب تہا
وہ ہی کرتا جو جسے مطلوب تہا

مرقس ۱۰ باب ۳۲ وے سب کہا کے سیر ہوے - متی ۱۴ باب ۲۰
۳۶ وے سب کہا کر آسودہ ہوے -

گوشت بعضون کو دیا بعضونکو نان
جسنے جو مانگا ملا بس ناگہان

مرقس ۶ باب ۳۰ پانچ سو ٹیان اور دو مچلیان -

اور جب آتا تہا یون کچھ لہر مین
پھرتا تہا جا کو جہا ہی شہر مین

یوحنا ۸ باب ۲ اور صبح سویرے ہیکل مین پھر داخل ہوا -
یوحنا ۷ باب ۳۳ اوسوقت یسوع نے لوگون سے کہا اب
تہوڑی دیر تک مین تمہارے ساتہ ہون -

اور جو کرنی قید پھر آتے وہان
یک بیک ہو جاتا نظرون سے نہان

یوحنا ۷ باب ۳۰ پیادے پھیجے کہ اوسے پکڑ لین - ۳۲ باب
یوحنا ۸ باب ۵۹ یسوع نے اپنے تئین پوشیدہ کیا اور ہیکل

کتنی روزون تک یہی دستور تہا
گاہ ظاہر تہا کبہی مستور تہا

یوحنا ۷ باب ۱۹ و ۲۲ و ۲۶ آٹہ روز بعد جب اوسکے شاگرد
پہرا نور تہے اور تہوڑی اون کے ساتہ تہا تو دروازہ بند ہوتے
ہوی یسوع آیا اور بیچ مین کہڑا ہو کر بولا تمہر سلام -
یوحنا ۲۰ باب ۲۶ پیچہے پہر اور یسوع کو کہڑے دیکہا

۱۱

پھر نہ بہچانا مگر جب اوسنے اپنے
تئین دریای تبریاس کے کنارے پر شاگردون کو دیکہا یا اور
اسطرح ظاہر ہوا -

ایکدن منصور نے دیکہا یہ خواب
ہی کہ ہر ایک خیمۂ عالی طناب

متی ۱۷ باب ۲ اوسکی صورت بدل گئی اور اوسکا چہرہ
آفتاب سا چمکا اور اوسکی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی اور
متی ۱۷ باب ۹ اس رویا کا ذکر کسی سے نکرو - متی ۱۷ باب ۴

اوسمین رونق بخش ہین حضرت نبی
اور ہین حاضر سب اصحاب ولی

متی ۱۷ باب ۳ موسیٰ اور ایلیاس اوس سے باتین کرتے ہین
دیکہائی دیئے مرقس ۹ باب ۲ پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو سائیکل

ناگہان ظاہر ہوا خیمہ مین جہید
سب ہوے حیران کہ کیا ہی ہیبت بہید

یوحنا ۷ باب اور یہودیون کی عید خیمہ نزدیک آئی - یوحنا
۷ باب ۳ اوسکے بہائیون نے اوس سے کہا یہان سے روانہ ہو
اور یہودیہ مین جا کہ اون کامون کو جو تو کرتا ہے تیرے شاگرد
بہی دیکہین - اور متی ۱۳ باب ۴ وے حیران ہوے اور
متی ۲۶ باب ۲۲ نہایت دلگیر ہوے -

سب کی کوشش کم ہو جاوے یہ بند
"تا نہ پہنچے خیمہ والون کو گزند

یوحنا ۱۰ باب سب جو مجہ سے آگے آئے چور اور مار ہین اور بھیڑون
نے اونکی نہ سنی متی ۱۲ باب ۲۴ ای خداوند تیری ملامتی ہو - باقی آئندہ

غزل

سلسلہ تسبیح فکر جناب حاجی کرتان محمد قاسم صاحب دام عنایتہ

سکر ملا ہے دلون مومنونکا دل جلای جسکا جی چاہی
دہکتی آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

ہین ہی خلقت جن سے جو خازن ابھی برہم ہو
خیالہ جو خ پر کوے اُڑائے جسکا جی چاہے

ملے اوسکو خدا نام خدا نام محمد سے
ذرا اونٹون سے اونٹون کو ملای جسکا جی چاہے

طفیل مصطفے انجشین خدا نے نعمتین کیا کیا
جہکای شاخ طوبی اور کہای جسکا جی چاہی

پکارین تشنگان جام الفت روز محشر مین
محمد قاسم کوثر ہی آئے جسکا جی چاہے

رباعیات

من نتیجہ فکر صائب منشی حسن علیصاحب ہیڈ ماسٹر ہندوستانی
نارمل کلاس ہای اسکول

ای آہ سو اشرک کے جتنے ہین گناہ
بخشیگا انھین فضل سے اپنے اللہ
لیکن تو یقین جانیے ای مرد رشید
ایضاً جو شرک کیا دور پڑا بھولا راہ
صاحب کا ہوا جو کوئی فرمان بردار
اور مان لیا حکم نبیٔ مختار
پھر جسنے ڈرا اللہ پہ ہو تقوی ہر حال مین اے آہ اُسے ہی چھٹکارا

اشتہار

کتاب صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی مدۃ تحقیق الایمان
یہ کتاب لاجواب مصنفہ عالم المعنی فاضل بوذعی افادت پناہ
فضیلت دستگاہ جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب
دامتہ برکاتہم بجواب تحقیق الایمان مولفہ یادری
عماد الدین پانی پتی لاہور مین چھپکر تیار ہو گئی ہے
واقعی یہ کتاب اس طرز پر لکھی گئی ہے کہ ہرگز خصم سے
اسکا جواب نہو گا اور ہماری رائے مین بیشک قابل دید اور
لایق خریداری ہے۔ چونکہ یہ گوہر گرانمایہ بنظر تسہیل خریداران
۸ر کوڑیون کے مول فروخت ہو رہی ہے لہذا ہمکو امید ہے
کہ ہمارے اخبار کو کل ناظرین جناب حافظ ولی اللہ صاحب
لاہوری سے اس کتاب کو مع ارسال قیمت و خرچ ڈاک
طلب فرمینگی۔ پس بعد مطالعہ معلوم ہو جائیگا کہ وہ کتاب کس
عمدہ ڈہنگ پر لکھی گئی ہے اور اسکے مصنف نے تحریر جواب مین
کس خوبی سے آداب مناظرہ کا خیال رکھا ہے فقط۔

اشتہار

یہ اخبار عشرے مین ایک بار انگریزی مہینے کی ۵ر ۱۵ر
۲۵ر کو حلیۂ طبع دربر کرتا ہے اور صداقت مضامین اور
مدلل جوابون سے خصم کے سینے پر مونگ دلتا ہے۔ جواب
ہے مدلل ہے اور جو جواب ہی مستند ہے۔ عرض سالانہ
قیمت اس اخبار کی بدمپشگی للہ روسہ ۲ر مع محصول ڈاک
مقرر ہے۔ مابعد کی ہرگز شرط نہین فقط ۔

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین باہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چھپا

حیدرآباد

یہان سے بفاصلہ بہشت کرون قصبہ سیرم ہے وہان ایکہزار پیادہ وقواعد دان رہتے ہین انمین افغانی عرب وایرانی لوگ ہین آٹھ دس ولایتی نے ایک دہقانی کے گہر مین ڈاکہ ڈالا صاحب خانہ مرد ضعیف تھا اور ایک پسر جوان اور چار دختر کہتا تہا عورتون نے کہا کہ تم سب سامان خوشی سے لوٹ لیجاؤ غرض کہ اُن لٹیرون نے خوب مال لوٹا اور پہر عورتون پر دست تعدی دراز کیا مرد ضعیف کو طیش آیا غصہ مین ایک موسل اٹھا کر دو تین ولایتی کو ہلاک کیا اور خود مارا گیا اور پہر پسر دہقان نے دو تین لٹیرون کو جان سے مارا اور باقی ماندہ کو ایسا مجروح ومضروب کیا کہ کسیکو مجال اوٹھنے کی نہین رہی اور خود بہی جام اجل پیا تمام شب تاریک دخون مین غلطان رہے صبح کو مجروحین مذکور گرفتار ہوئے اور سزای سخت کی سزاوار ہوے فقط

لوح محفوظ

پرو شیا

شاہزادہ لیمارک وزیر اعظم پرشیا حکم دیدیا تہا کہ جب تک ہم کو یقین نہ ہے کہ پوپ صاحب سے اور پرشیا سے بہت جلد جنگ شروع ہو۔ خ

ڈاکا

قصبہ اُناہ ریاست گوالیار مین ابہی چند روز ہوے سنا گیا ہے کہ ڈاکہ پڑا اور تھانہ دار وچار برقندازان مقتول ہوے فقط

خیر خواہ عالم

غلبۂ اسلام

فقیر سرمد مرزا موحد اپنے کرمفرما اڈیٹر صاحب منشور محمدی کی خدمت علیا مین اپنا سلام عرض کرتا ہو اور ایک مضمون بہ عنوان غلبۂ اسلام بہیجتا ہے تاکہ وہ منشور محمدی مین درج ہو جاوے اور دین اسلام کا رعب وداب کالے کرستانون پر ظاہر کرووے وہو ہذا۔

ہر ایک وقت اور ہر ایک عہد مین دین اسلام کا غلبہ رہا ہے اور یہہ غلبہ اوسکا اظہر من الشمس ہے کہ وہ ہر ایک بادشاہ کے زمانہ مین غلبہ پاکر دن بدن ترقی پزیر رہتا ہی چنانچہ زمانۂ حال مین ہر چند پادریون نے بڑی جانفشانی اور سرگرمی سے تحریر اور تقریر مین دکہلائی اور ہر طرح کے من مانے خیالات باندہے اور بہت سے الزامی اعتراضات کیے گئے مگر کچہ بہی پیش نہ چلی اور نہ کسی طرح سے دین اسلام کی فضیلت اور خوبیون مین فرق آیا ہے جسکا خدا حامی ومددگار ہو اوسکو کس کا خوف ہے جسے خدا بنائے اوسے کون بگاڑ سکتا ہی کسکی جرات ہی کہ قدرت کے کارخانہ مین اپنا دخل دیکہتے نہین ہو کہ بناوٹی مذہب تھوڑے ہی دنون مین نیست ونابود ہو جاتے ہین اور اون کے موجدون کا نام ونشان بہی اون کے ساتہ ہوا کہا نہ چلا جلتا ہے اپنے جلال وکمال سے سچا مذہب آفتاب کے مانند آپ ہی

قادر ہے وہ کسی کی حجت اور شہادت کا محتاج
نہین ہے پادری اور کارڈی کسٹ اوہدن عیسوی
کہ وعظ کرنے والون کے بیان پر مشن سے طلب
پاتے ہین اور اون کا پیشہ یہی ہے تیسرا ناش یہ ہے
کہ اون لوگون کا جھکانا حضرت نوح کے کوے کیطرح
سوای مشن کی کشتی کے اور کہین نہین ہے چنانچہ
مشنری خبردار رہے اور ادہر اون کی کتابون کی یہ
قدر و منزلت ہے کہ آتش باشا اور عطار اپنے استعمال
مین لاتے ہین اگر بر تقدیر اون کے ہاتہ نہ آئین تو مجلس
خوب اونکی گندی کرتے ہین کیا صداقت اور حقانیت
کا یہی قدر ہوتا ہے۔ اب ذرا دین حق یعنی دین اسلام
کے فضیلت اور کرامت کا جلال دیکہئے کہ نکوئی کمیٹی
ہے کہ جس سے کسی مولوی اور ملانی اور حافظ قرآنی
وغیرہم کو امداد ملتی ہو اور نہ کوئی مولوی وعظ کے لئے
نوکر ہے اور نہ کوئی عالم خاص تصنیفات کیواسطے تنخواہ
پاتا ہے اور نہ کوئی مسلمان دین کی کتابین چھاپکر
فروخت کرتا ہے اور نہ کوئی کونسل ہے کہ جسمین ماہ بماہ
رپورٹ تو مسلم اور تصنیفات کی کیجاتی ہے اور نہ کہلے
بازارون مین دن رات مذہب اسلام کی منادی
ہوتی ہے لیکن پھر بھی باین ہمہ قحط امداد کے دین
اسلام کی وہ رونق ہے اور وہ فروغ ہے کہ اور
اہل مذاہب مخالف اوسے دیکہہ نہین سکتے امداد الہی
دیکھئے کہ اخبارون مطبع کی آزادی سے لاکہون

۲۳ کتابین حدیث شریف کی اور قرآن مجید طبع ہو کر خود
بخود ہر ایک دیار و امصار مین فروخت ہدیہ ہوتی
ہین بلکہ دیہات مین جہان ایسی کتابون کا کوئی نام
بھی نہین جانتا ہادمان افراط سے موجود ہین اور
اسطرف گورنمنٹ تک انڈیا کے علمی خدانے رسم
والد یا کر اونکی توجہات اور عنایا پر وی سے جابجا
دیہاتی و قصباتی مدارس ہو گئے ہین لوگ تہوڑی
سی شد و بود اپنے مین پیدا کر کے اردو زبان مین
جو تفسیرین اور پند نامے ہین اونکو پڑہ لیتے بلکہ جب
کوئی انجیل مارسالہ ماہواری پادریون کے طرف سے
اونکے ہاتہ آتا ہے تو اون کے حسن و قبح کو خوب
طرح سے دیکہہ کر خود بخود بول اوہتے ہین کہ یہ کرانیون
کی کتاب ہے اور اوسے کوئی پڑہتا بھی نہین ہے
باوجودیکہ وہ مفت دیتے ہین پہر بھی کوئی قبول
نہین کرتا اب منصف حر لج اور بے متعصب آدمیون سے
پوچہنا چاہئے کہ اوسوقت حق کیجانب کسکے ہے اور
کس کی تحقیقات ہے اور کس کا ڈنکا بجتا ہے اور کون
کم خرچ بالانشین ہے اور فخر کرنا کسکو زیبا ہے اسقدر
روپیہ خیراتی مین کتابین علماء دین اسلام کی موجود ہین
کہ اون کے ایک سوال و اعتراض کا جواب آج تک کسی
کالے یا گورے پادری نے نہین دیا اور نہ دیگا اور
یون کہنے کو تو آج فلانے پادری نے فلانی کتاب بنائی
بنائی ہے اور فلانے مشن مین فلانا رسالہ یا اخبار

نکلتا ہے جو جو کتاب پادری فانڈر صاحب اور مولانا
رحمت اللہ صاحب نے تصنیف کی ہین وہ تا حال موجود
ہین جسکو ہمارے کہنے پر اعتماد نہو وہ مقابلہ کرلے دیکھلے
جو اعتراض پادری موصوف نے کیا اوسکا جواب باصواب
کافی ووافی اونہون نے پایا حقیقت مین یہ دونون
اجناب اور مکمل معروف مشہور ہین اوسوقت جو کوئی
پادری بحث یا کتاب تصنیف کرتا ہے اونہین عظم رسیم
کا پابند ہے اور اسی لکیر پر چلتا ہے ہمنے کوئی اعتراض
یا کسی پادری کی تصنیفات سے نہین دیکھا اسلیئے اونکے
مطالعہ سے تصبیح اوقات ہمبھی جاتی ہے اعجاز عیسوی
جو کتاب لاجواب ہی اوسمین وہ مسایل رکیک بیان
کئے گئے ہین کہ جسے پڑھکر عوام دانتے پیستے ہین اور
یون کہنے کو جناب پادری عماد الدین صاحب بہادر
امرتسری نے ایک کتاب ہدایت المسلمین کہ جسے وہ
اپنے ذہن مین اعجاز عیسوی کا جواب سمجھتے ہین تالیف
کی ہے اونکے مسئلون کو نقل یا عقل کی میزان
مین تولا نہین ہے یون ہی کہکر ٹال دیا ہی کہ یہ
اعتراضات برخلاف اہل اسلام کرتے ہین انکو
اعتراضات جاہلانہ کہتے ہین۔ اور مولوی صاحب نے
خوف حاقہ اپنی کتاب مین لکھدیا ہے وصدق الحکمی
کتاب اعجاز عیسوی کی نقل کرلی اور ایک دستہ ایسی
ایسی باتون سے سیاہ کیا اور ایک کتاب خدامت یور
جرم کی لکھکر مشن کے حوالہ کی۔ اور ایک کتاب تبیین الکلام

فی التغییر التورات والانجیل علی ملت الاسلام جو فاضل
وافضل وعالم اعلم جناب مولوی سید احمد خان صاحب
بہادر سی ایس آئی یعنی نجم الہند نے تصنیف فرمائی
وہ نہایت عمدہ اور لاجواب ہے جو پادری عالم فاضل
ہوگا وہ خوب طرح سے دانائی کو کام فرمائے گا کہ یہ کتاب
بلا تعصب اور طرفداری کی انصاف کی رو سے لکھی گئی ہے
اور مولانا صاحب موصوف کی دینداری اور کمالات ظاہر
من الشمس ہین ہر ایک متنفس پر روشن ہین۔ پہلا جو
کوئی عیسائی فرمائے کہ تبیین الکلام مین تحریف کا مسئلہ
کیسا حل ہوا ہے اور عیسائیون کا کونسا اعتراض باقی
رہگیا ہے مولوی صاحب کے خیال عالی فلک سیر کو
پہونچنا ہر ایک شخص کا کام نہین ہے اکثر بعضے لوگ
خوگیر کی بھرتی کرکے اوہر اودہر سے اناپ شناپ باہی
بتاہی دو ایک توتے پھوتے باتین اور دل کا ڈھکوسلا
گھڑکر ایک رسالہ بنا کر بیچارے پادری صاحب تو ہمین
کو سنا اور خوش کر اہل تصنیف بن بیٹھتے ہین آخر کو
عالم کی نظر سے ندامت اوٹھاتے ہین اونہین کوئی
پسند نہین کرتا چنانچہ ان کے دیرہ معزز سبب
شمس الاخبار نمبر ۲۱ طبوعہ ۱۲ جنوری سنہ حال مین لکھا
ہوا ہے جسکا جی چاہے دیکھلے۔ اس تحریر سے ہمارا
یہ مطلب نہین ہے کہ سب عیسائی ایسے ہی بے مغز ہین
نہین نہین بہت بزرگ اور بیدار مغز اور بی تعصب بھی
ہین اکثر جب ایسی ویسی پوچ تصنیف اونکے ملاحظہ کے

لئے کوئی عیسائی پیش کرتا ہے تو وہ اصلاح سے اوسے
خارج کر دیتے ہین مگر ایسا بندوبست بعضے بعضے مشن کی
کہٹیون مین رائج ہے جہان کہین حضرت کالے پادری
صاحب خود امام ہو رہے ہین وہ سیاہی اور سفیدی پر
بات ہی قادر ہین مگر ہمارے نزدیک بقول فقیر مرزا
موحد یہہ مشنریون کی کوشش عبث ہے بلکہ بی فائدہ
ہے کیون کہ ہندوستان مین کئی ایک طرح کے لوگ ہین
اور اون کے خیالات جدے جدے ہین بہت ایسے
ہین کہ وہ وراثت داد و ستد اور معاملات مین گرفتار ہین
اونہین کچھ خبر نہین ہے کہ دین و مذہب اور عقبے کس
جانور کا نام ہے اور بہت لوگ ایسے ہین کہ انہون نے
اسکولون مین کچھ تعلیم پائی ہے اور انگریزی زبان
بھی سیکھ لی ہے بچپن سے وہ لوگ اسکول مین
پڑھتے رہے ہین نہ تو اونہین اپنے دین و مذہب اور
رسومات مذہبی کی کچھ خبر ہے اور نہ وہ ابتدا سے
اسبات کے عادی ہین کہ وہ مذہب کی بات سنکر
اوسے قبول کرین کیونکہ وہ سمجھ گئے ہین کہ یہ باتین
توہمنے پڑکر چھوڑ دی ہین الغرض اگر پادری اور
حواری اور جناب عیسے مسیح قصد کر کے ہندوستان مے
ہندو اور مسلمان کے اولیا اور پیغمبر اور دیوتاؤن اور
اونکے کشتزون اور مورتی کمشنرون کو نکال دین تو بھی یہ
لوگ اپنا مذہب اور ملت کو ترک نہین کرینگے فقط ہمنہ

الراقم میرزا موحد۔

مراسلہ

جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی سلامت

اخبار منشور محمدی مرقومہ ۲۵ ذیقعدہ نمبری ۱۹ مین
دیکھا گیا کہ عیسائیون کو پادری عمادالدین اور سفدعلی
کے خاندان اور علم پر بڑا گھمنڈ ہی اور وہ لوگ یہہ جانتے
ہین کہ علم اور خاندان کی روسے یہ سب عیسائیون سے
بہتر ہین۔ مین ان دونون کا بڑا رفیق
شفیق دراز دار تھا اگر آپ مہربانی کر کے اخبار منشور
محمدی مین چھاپ دین تو مین حضرات مذکورین کے اصل
نسل اور عہدہ و عمار کو بتا دون اور یہون تو جج وغیرہ
عیسائیون کا تازکرنا ہی بجا ہے آج کل سینکڑون
اور ہزارون جو عیسائی ہو گئے یا ہوتے جاتے ہین وہ سب
کوئی چمار وغیرہ ہے ہی رذیل اقوام کے آدمی کہلاتے
پینے عیش و آرام کی طمع سے عیسائی ہو جاتی ہین اور جو
کوئی مسلمان یا ہندو بھی ہو گیا ہے تو وہ شخص وہی جسکی
حالت زندگی کچھ ایسی ویسی الزام سرکاری یا قومی سے بیقرار
ہو گئی تھی کہ ہرگز تبدیل مذہب نکرتا تو دائم الحبس ہوتا
اور پھانسی دیا جاتا الحق جہان جہان مین نے
عیسائیون کو دیکھا ہے اسی قسم کے آدمی پائے ہین بہت
یا چمار کوئی ہین اور اگر مسلمان ہندو ہین تو مجرم سرکاری
یا ذات سے ضایع کئے ہوئے ذلیل ہو جاتے ہین اور شریف
بلکہ سو دو سو کے نام و نشان اتے پتے بخوبی بتا سکتا ہون
اور یہہ اصل مطلب آتا ہے یعنی ایسی طبقہ کا حال

بھی لکھنا ہی پیامدی عماد الدین صاحب ذات کے تیلی ہین ۶
انکے باپ سے یہ پیشہ ترک ہوا۔ ہزارون آدمی پانی پت
کے رہنے والی اسبات کی تصدیق کرتی ہین اور ہم بھی مدرسہ
مین جب پڑھتے تھے ہنسی دہٹھہ ہوتا تھا تیلی کا لونڈا کہا کرتے
تھے۔ اور علم و فضل کی بابت اپکی اخبار مین کافی وجہین لکھی ہین
شرح ملا قطبی میرزاہد صحیح مسلم وغیرہ اور اور کتابین
مدرسہ مین پڑھائی جاتی ہین وہی اسکی تحصیل علم ہے مولوی فاضل
کہان سے ہوگیا اسکو پڑھائی جناب فیضماب مولوی محمد
مظہر صاحب دیوبند مین موجود ہین کیا علوم ظاہری سے
روح القدس کی تعلیم حاصل ہوگئی مگر بقول شخصی اندہون
مین کانہ راجہ ان جاہل عیسائیون کی زمرہ مین ضرور
اسکو بڑی وقعت ہوگی۔ صفدر علی کا علم عربی اس سے
کم ہے عربی کی صرف ونحو سے زیادہ نہین جتنا مرے
ساتھنے علم طبیعات کی سیکھنے کا اسکو بڑا شوق تہا اور
شاید اس مین مہارت ہی حاصل کرلی ہے اسکا باپ
پہلے تو مین تین روپیہ شاہرو کا میانجی تہا جب علی کا حال
پوچھی اوہ اخبار کے ایک سوال کا جواب ہے وہ
شخص سخت مجرم سرکاری ہی شاید عیسائی ہونے سے
سرکار نے اوسکی جان بخشدی ہی۔

البرہان القوی فی ابطال مذہب المسیحی

اہل انصاف کی خدمت مین ایک برہان پیش کرتا ہون
جس سے دین عیسوی کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے
عیسائی تعصب سے قطع نظر کرکے غور کرین اگر حق معلوم

ہو تو ایسے مذہب باطل سے توبہ کرین اور دین محمدی کیطرف
رجوع لائین اور کچھ خیال و تامل مین نفرمائین ایکدن کا
جہان فانی کو چھوڑنا ہے اور اگر اس برہان کو صحیح ہوسکے
مین کچھ کلام ہو تو ضرور اسکا جواب لکھین وہ برہان
یہ ہے۔ جس مذہب مین احکام شرعی ایسی ہون کہ
عقل برہان عقل اونکو باطل جانتی ہو وہ مذہب ہرگز خدا
کیطرف سے نہین ہوسکتا اس دعوی پر دو دلیلین ہین
پہلی دلیل ہر عاقل یہ بات جانتا ہے کہ جبتک باریتعالی
کا وجود ثابت نہو تو کسی نبی کی نبوت اور کسی کتاب کا
کتاب اللہ ہونا ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ انبیا تو خدا
کی پیغامبر اور اوسکے حکم کے پہونچانے والے ہوتے ہین
اور ظاہر ہے کہ جبتک ہم کسی حاکم کو نجان لین تو اوسکے
حکم کو کیونکر مان سکتے ہین جب اللہ کا جاننا اولا ضروری
ہوا تو دریافت کرنا چاہیئے کہ وہ کون شی ہی کہ جس سے
ہم خدا کا موجود ہونا جان سکتے ہین بعد ادنی تامل کے
ہر شخص یہ معلوم کرسکتا ہی کہ وہ شی عقل ہے اسیکو اللہ
نے وہ شرف دیا ہے کہ سعادت ابدی یعنی معرفت الہی
حاصل کرسکتی ہے اسیکی ذریعہ سے ہمنے جانا کہ تمام
جہانکا پیدا کرنیوالا کوئی ہی اور اسیکے طفیل سے ہمکو معلوم
ہوا کہ انبیا کا آنا بہی ضرور ہے اب اگر ہم عقل کو برطرف
کردین اور اوسکے حکم کا اعتبار نکرین تو خدا کا ہونا بہی
ثابت نہوگا اور نہ اثبات نبوت ہوسکیگا کیونکہ اللہ کا
موجود ہونا اور انبیا کا آنا تو عقل سے ہمنے دریافت کیا

تہا اور عقل کا کچھ اعتبار نرہا جب خدا کا ہونا ثابت نہوا تو
شریعت الہی کا ثبوت محال ہوگیا اس سے ثابت ہوا کہ
شریعت الہی عقل کے حکم کو باطل نہین کرتے ورنہ خود شریعت
کا ثبوت محال ہوجائیگا پس معلوم ہوا کہ جس شریعت مین
احکام مخالف عقل ہون وہ شریعت خدا کی طرف سے نہین
ہوسکتی۔ دوسری دلیل اللہ تعالی نے انسان مین جو ہر عقل
اسلئے رکہا ہے کہ حق و باطل مین تمیز کرسکے اور امر حق تسلیم
کرکے حیات ابدی حاصل کرے اب اگر حکم شرعی ایسا فرض
کیا جاے جو بدلایل قویہ عقل اوسکو باطل سمجہتی ہے تو لازم
آئیگا کہ حق و باطل مین تمیز نہین ورنہ امر حق کو باطل نہ
سمجہتے اور جب عقل ممیز نرہے تو تمیز حق و باطل مین محال
ہوگئی اور قلب موضوع لازم آیا یعنی مابہ الامتیاز جس سے
حق و باطل مین امتیاز ہوتا تہا مابہ الالتباس ہوگیا کہ
حق و باطل مین تمیز نرہی اور ایسا فعل جناب پادری سے
صادر ہونا محال ہے۔ جب یہ امر ثابت ہولیا تو اب مین
کہتا ہون کہ دین عیسوی مصنوعی ہرگز من جانب اللہ
نہین ہوسکتا کیونکہ اسمین ایسے احکام ہین کہ عقل اسکو
بدلایل قطعیہ باطل جانتی ہے مثلاً اس بات پر ایمان لانا
کہ مسیح مجسم خدا تہا اور اوہنون نے گنہگارون کے بدلے مین
دکہ سہا اور ملعون ہوکر تین دن جہنم مین رہے یہ دونون
عقیدے باطل ہین عقل خدا کے نقصان رہ ہونیکے اور اوسکو
مجسم ہونیکو محال جانتی ہے اور اسکی استدلال پر ہماری
علمانے بہت سے دلایل قایم کئے ہین کہ آجتک کسی
عیسائی سے ایک دلیل کا بہی جواب نہین ہوسکا چنانچہ
صاحب تشخیص الاقوال نے بہت سے دلایل اسکے ابطال مین
لکہین ہین اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق وغیرہ مین اسکا بطلان
بخوبی کیا ہے اور راقم نے براہین قاطعہ مین بدلیل
ابطال تثلیث مین اور علی ہذا القیاس بطلان کفارہ مین
لکہی ہین جسکا جی چاہین دیکہین بطور نمونہ ہر ایک کے بطلان
مین ایک ایک دلیل بطور خلاصہ کے نقل کرتا ہون وہ یہ ہے۔
حضرت مسیح کا انسان ہونا اناجیل سے ثابت ہی اور کوئی
عیسائی اسکا منکر بہی نہین بلکہ اقرار کرتے ہین کہ مسیح
کامل انسان تہے مگر اوسکے ساتہ یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ
خدا بہی تہے اب مین کہتا ہون کہ جب حضرت مسیح کا انسان
ہونا مسلم ہی تو ہرگز وہ خدا نہین ہوسکتے کیونکہ انسان
ہونا مستلزم ہی کہ مسیح ممکن بالذات ہون جیسی اور
انسان ممکن ہین اور خدا ہونا چاہتا ہی کہ واجب بالذات
ہون اور ایک شی کا ممکن بالذات اور واجب بالذات ہونا
محال ہے کیونکہ وجوب اور امکان ماہیات متضادہ مین سے
ہے اگر یہہ دونون ایک محل مین جمع ہوجائین تو اجتماع
متضادین لازم آئی وہو محال اور یہہ بہی خوب سمجہ لین کہ
یہان فرق اعتبار نے کچہ کام نہین چلنے کا کیونکہ فرق اعتبار
سے ذات نہین بدلتی جب ذات ایک ہی رہی تو استحالہ ہرگز
نہین لوٹہ سکتا پہانتک تو ابطال الوہیت مسیح کا بیان
تہا اب کفارہ کا حال سنئے کفارہ جب ہوسکتا ہی کہ حضرت

بمسیح کا گنہگارون کی عوض تکلیف اوٹھانا عین اوجب
مسیح خدا ہوی تو اسکا کفارہ " ۔ امحال ہے کیونکہ لازم
آتا ہی کہ خدا کو نار جہنم تکلیف دی اور تکلیف نہین ہو
سکتی بغیر دوسری شی کے تاثیر کی اور خدا کی ذات مین کسی
شی کا موثر ہونا محال بالذات ہی اور جب کوئی شی موثر
نہو سکی تو کفارہ ہونا باطل ہوگیا علاوہ کیسا خدا کا ظلم
ثابت ہوتا ہی کہ خدا نے اپنی نبی مسیح کہ جو معصوم ہی گنہ گارون
کے بدلے مین تکلیف دی پر اور کہا کرتے ہین کہ عدل اسنات
کو مقتضی ہی کہ مسیح کفارہ ہون مین کہتا ہون سبحان اللہ
کیا تقاضای عدل ہی کہ گناہ گارون کے بدلے مین ایک بے
گناہ تکلیف اوٹھائی اگر اسکا نام عدل ہی تو ہم ایسی
عدل کو دور سے سلام کرتے ہین فقط ؛

مراسلہ

مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی سلامت
تسلیم ۔ اک مضمون بتردید رای مرتب شمس الاخبار
مرسل خدمت ہے ۔ براہ الطاف درج اخبار فرمایگا
شمس الاخبار لکھنو مین قسم ہی کہ اخبار مذکور کے گذشتہ
پرچون مین جو ایک مضمون پادری رجب علی صاحب کا
چھپا تہا اور جسکو منشی ہنومان پرشاد صاحب پٹی
انسپکٹر مدارس نواگنج نے اپنی نسبت خیال کرکے ہتک
عزت کی نالش کی تہی چار سو روپیہ کا دعوی تہا مقدمہ
خوب زور و شور سے لڑتا رہا آخرش کل ایک روپیہ
کی ڈگری ہوی ۔ اب لوگ خیال کرینگے کہ مدعا علیہ
کی تحریر صحیح تہی یا اگر صحیح نہ تہی تو مدعی کی فقط ایکہی روپیہ
کی آبرو تہی ۔ مہربان من ۔ مرتب شمس الاخبار کی
اس رای نے مجھکو اک ورطۂ حیرت مین ڈالا ہی افسوس ہے
کہ مہتمم صاحب اخبار مذکور کو یہہ معلوم نہین کہ جب پادری
رجب علیصاحب کی تحریر صحیح نہ تہی لہذا عدالت سے بموجب
وغور کامل ایک روپیہ کی ڈگری ہوی ۔ ورنہ یہ مقدمہ
صاف عدالت سے بری ہوتا ۔ اب مین اک مثال کہتا ہون
کہ ایک شخص کو اہل پولس نے بجرم دزدی چالان عدالت
کیا بعد تحقیقات جب جج صاحب نے فیصلہ کے لئے مجموعۂ
تعزیرات ہند اٹھا دیکہی تو لکہا دیکہا کہ اگر کوئی شخص
جسپر جرم دزدی عائد ہو بعد دریافت مجرم تو چہ مہینہ
قید سخت کا سزاوار ہوگا ۔ جج صاحب نے اس قانون
کو دیکہہ کر بنظر رعایت صرف ایک ہفتہ کے قید کا حکم دیا
کیا اس صورت مین وہ چور نہین گو کہ خلاف قانون
مندرجۂ پنال کوڈ اسکو ایک ہفتہ کا قید ہوا ۔ لیکن خواہ
چھے ماہ کا قید ہو یا ہفتہ کا وہ شخص مجرم قیدی ہی ٹہہرا ۔
پس اس صورت مین لازم آیا کہ پادری رجب علی صاحب
گو چار سو روپیہ نہ دے لیکن انہون نے بحکم عدالت
مدعی کو ایک روپیہ دیا ۔ میری رائے ناقص مین یہ
ایک روپیہ دینا اور چار سو روپیہ دینا دونون برابر ہین
پس مرتب شمس الاخبار کا یہ قول کہ مدعی کی فقط ایکہی
روپیہ کی آبرو تہی تعصب اور غم و غصہ نہ کہا جاوے تو اور
کیا کہا جاوی فقط ؛ ۔ راقم سید عبد الباری بخاری

بقیۂ جواب شمس الاخبار نمبر ۹

دوسری وجہ ہمارے انکار کی اس امر مین یہ ہی کہ یہ کلمہ
مسلمانون کے نزدیک خدا کا ہی پس اسکے لئے قرآن سے
ثبوت دینا چاہئے تھا ایسا بہاری ثبوت قرآن مین
ضروریات سے ضرور تھا کہ ہو کیونکہ ادنی ادنی باتین جنانچہ
انکی ازدواج وغیرہ کا حال اُس مین لکھا جاتا تھا تو اس
بات کے نہ لکھنے کی کیا وجہ اسکا لکھنا سب سے مقدم
تھا کہ قرآن مین درج کیا ہوتا لیکن یہ دلیل محض اور خصو
یارون کی بناوٹین اور مداحون کے مبالغے ہین -
منشور محمدی رسالت کہتے ہین خدا کے پیغام پہنچانے
کو اسکا ظہور تین طور سے ہوا کرتا ہے کبھی حدیث نبوی
سے کبھی حدیث قدسی سے کبھی کلام الہی سے جو آنحضرت
کی رسالت کا بڑا معجزہ ہے اور ساری جہان اس سا
ایک چھوٹا سورہ لانے عاجز بندگان خدا کو اون تینون
پر چلنا لازم اگرچہ بادی النظر مین تینون جُدی جُدی
معلوم ہوتے ہین لیکن تعمق نظر مین حدیث نبوی
اور احادیث قدسیہ کلام الہی کے تفاصیل اور اسکی
لواحق و متعلقات ہین تفصیل اجمال مین مندرج ہی
پھر اُسکے لئے قرآن سے ثبوت دینا چاہئے تھا کہنا
اجمال و تفصیل کی حقیقت سے واقف نہونیکا سبب
ہے - حدیث قدسی خدا کا کلمہ نہین تو کیا ہے اگر حدیث
قدسی کو کوئی شخص معجزہ مین داخل کرتا تو البتہ کہہ
سکتے تھے کہ وہ کلام قرآن مین ہونا چاہئے تھا تمام

۹

ماسوی اللہ مین ایک مقدس کو مقصود بالذات رکھنا
کچھ ایسا بھاری ثبوت نہین جو قرآن مین مصرح رہے
جیسے توحید بہاری بات ہی - سَرو سعادت کے ازدواج
مطہرہ کا حال احکام سے علاقہ رکھتا ہے اور لولاک
کا مقدمہ فضیلت سے فضیلت ایک زیادہ امر ہے احکام
پر اسواسطے قرآن مجید مین وہ فضیلت اجمالاً ہے -
عقلمندون پر یہ بات مخفی نہین کہ سید العالمین ہادی
والقرآن ہادی دونہما عینیتہ قرآن ہی سو محمد ہی محمد ہین
سو قرآن ہین قرآن مین قرآن مندرج رہنے کا اور
ہدایت مین ہدایت مندرج رہنے کا کچھ معنی نہین جیسا
قرآن افضل کتب ہی جامعیت کی سبب سے اسیطرح
سرور عالم افضل رسل ہین جامعیت کے سبب سے الحمد للہ
مخالفون کے زبان سے یہ بات بھی نکلی کہ یہ بات قرآن
مین ہوتی تو ہم مانتے تھے کیونکہ وہ حدیث محض غلط ہی
مگر قرآن محض صحیح اور وہ حدیث مفضول ہے مگر قرآن
مفضولی ہونے سے ورا اور وہ حدیث یارونکی بناوٹین
اور مداحون کے مبالغے ہین مگر قرآن کریم بناوٹ سے
اور مبالغے سے بہت بعید اجی یاری صاحب جیسا قرآن
مجید صحیح ہے اور مفضول نہین اور کسی کا بنایا ہوا اور
مبالغہ نہین ویسا ہی وہ حدیث بھی ذرا غور کرین تو معلوم
ہوجاوے - فقط ؛ باقی آیندہ

بقیۂ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین اور اپنے خدا سے مدد مانگ کر